سوال

(128) نبوی طریقۂ دعوت و تبلیغ ہی بہتر ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دونوں میں سے کون سا کام بہتر ہے۔ سیاست کے ذریعے اسلام کے لئے کام کرنا، یا لوگوں کو نبوی طریقہ کی طرف واپس آنے کی دعوت دینے کے ذریعے اسلام کیلئے کام کرنا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کیلئے لوگوں کو کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنے کی دعوت کے ذریعے کام کرنا ضروری ہے اور یہ کام اس نہج پر کیا جائے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے اور جس کا حکم اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر دیا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (النحل ۱۶-۱۲۵)

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور ان سے اس طریقے سے بحث کیجئے جو بہتر ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یوسف ۱۲-۱۰۸)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ دعوت دیتا ہوں، میں بھی اور میری پیروی کرنے والے بھی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔''

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت الی اللہ کا طریقہ زبانی ارشادات کے ذریعے بھی واضح فرمایا ہے، عملی طور پر بھی اور تحریری طور پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے (ختم کرکے صورت حال) تبدیل کردے، اگر (قوت بازو سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے، سمجھا کر تبدیلی پیدا کرے) 'اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے (تبدیلی کی خواہش اور عزم رکھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد' امام مسلم اور سنن اربعہ کے مؤلفین نے روایت کیا ہے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

(إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَىٰ فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ)

''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔ انہیں سب سے پہلے جس چیز کی دعوت دو، وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ہونی چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، (یہ زکوۃ) ان کے دولت مندوں سے وصول کی جائے گی اور واپس ان کے غریبوں کو دے دی جائے گی۔ اگر اس بات میں بھی وہ تمہاری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔''[1] اس حدیث کو امام احمد' امام بخاری' امام مسلم اور سنن اربعہ والوں نے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عنایت کیا تو ان سے فرمایا:

(انْفُذْ عَلَىٰ رِسْلِكَ حَتَّىٰ تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَىٰ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَىٰ بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)

''آرام سے چلتے جاؤ حتیٰ کہ ان کے علاقے میں پہنچ جاؤ' پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے ان سے حقوق کی ادائیگی واجب ہے، قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''[2]

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قوموں کے بادشاہوں کو خطوط ارسال فرمائے جن میں انہیں اسلام لانے کی دعوت دی اور انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔

اہل کتاب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطوط تحریر فرمائے ان میں یہ آیت بھی لکھی:

يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ (آل عمران ٣ ٦٣)

''اے اہل کتاب اس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (واجب التعمیل) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنا لیں۔''

اور انہیں یہ وعدہ دیا کہ اگر وہ ایمان لائیں گے تو دگنا اجر وثواب پائیں گے اور انہیں تنبیہ فرمائی کہ اگر وہ اعراض کریں گے تو اپنے گناہ کی سزا بھی پائیں گے اور اپنی قوموں کے گناہوں کے بھی۔[3]

اس کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عملی توحید اور عبادت میں درجہ کمال کی ایک عظیم مثال تھے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے ناراض ہوتے تھے نہ اپنی ذات کیلئے کسی سے انتقام لیتے تھے، لیکن جب اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوجاتے تھے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے بیان کے مطابق مومنوں کے ساتھ انتہائی شفقت ورحمت کا برتاؤ کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم ٦٨ ٤)

’’آپ عظیم (عمدہ ترین) اخلاق پر کاربند ہیں‘‘

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبانی‘ تحریری اور عملی طور پر دعوت و تبلیغ کا ایک طریق کار پش کردیا ہے تو یہ محمدی دعوت کی سراپا حکمت ورحمت والی پالیسی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے وضع فرمائی ہے۔ لہٰذا اسلامی جماعتوں کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ حکمت‘ موعظۂ حسنہ اورجدال احسن پر مبنی اصولوں کو پیش نظر رکھیں اور ہر کسی سے اس کی ذہنی سطح کے مطابق بات کریں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائے گا اوران کے تیروں کوان کے بھائیوں کی طرف سے پھیر کر دشمنوں کی طرف کردے گا۔ ’’وہی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشنے والا ہے۔‘‘

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر: ۱۴۵۸، ۱۴۹۶، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۹، سنن ابی داوٗد حدیث نمبر: ۱۵۸۴، جامع ترمذی حدیث نمبر: ۶۲۵۔ سنن نسائی ۵ ۵۵۔ مسند احمد ا ۲۳۳۔

[2] مسند احمد ج: ۵، ص: ۳۳۳۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ۲۹۴۲، ۳۰۰۹، ۳۷۰۱، ۴۲۱۰، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۴۰۶۔

[3] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قوموں کے حکمرانوں کو خط تحریر فرمائے تھے۔ مثال کے طور پر دیکھئے، صحیح بخاری حدیث نمبر: ۲۹۳۹، ۲۴۲۴، ۲۹۴۰اور صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۷۷۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم -صفحہ 141

محدث فتویٰ